’ساہتیہ اتسو ۲۰۲۵ء‘ میں موہن راکیش اور شاعر گوپال داس نیرج کو یاد کیا گیا

ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام ساہتیہ اتسو کے تحت منعقدہ پروگرام

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام ’ساہتیہ اتسو ۲۰۲۵ء‘ کے پانچویں دن ’ہندوستان کا تصور‘ پر بحث کے ساتھ ساتھ مشہور ادیب موہن راکیش اور شاعر گوپال داس نیرج کو ان کی صد سالہ پیدائش کے موقع پر یاد کیا گیا۔ موہن راکیش پیدائش صد سالہ سمینار کے افتتاحی اجلاس کی صدارت ساہتیہ اکیڈمی کے صدر مادھو کوشک نے کی اور کلیدی خطبہ ہندی تھیٹر کے نامور نقاد جے دیو تنیجا نے دیا۔ افتتاحی بیان ہندی کنسلٹنسی بورڈ کے کنوینر گووند مشرا نے دیا۔ ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سری نواس راؤ نے موہن راکیش کی شخصیت کو کثیر جہتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی تحریروں کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے ابتدائی بیان میں گووند مشرا نے کہا کہ وہ پہلے ڈرامہ نگار ہیں جن کے ڈرامے، ڈرامے کی سطح پر سو فیصد پورے اترتے ہیں۔ ان کی تحریروں کا تصادم بھی ان کی ذاتی زندگی کا تصادم ہے اور اس سے معاشرے کا اندازہ لگانے کے بہت سے ذرائع ملتے ہیں۔ صدارتی خطاب میں مادھو کوشک نے کہا کہ ہمیں ان کی شخصیت کی بجائے ان کی تحریروں کو پڑھنا اور بات کرنی چاہیے۔ موہن راکیش کے ڈرامائی ادبی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ایم کے رائنا نے کہا کہ موہن راکیش نے تھیٹر کی روح پر قبضہ کیا اور اس کی زبان بدل دی۔ انہوں نے نئے ڈرامہ ڈائریکٹرز سے اپیل کی کہ وہ اپنے ڈراموں کو محدود دائرے میں نہ رکھیں اور ان کے ساتھ نئے تجربات کریں۔

آشیش ترپاٹھی نے کہا کہ وہ اپنے ڈراموں کے بارے میں ایک ڈیزائنر کی طرح سوچتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کی زبان اداکاروں کے لیے بہت بہتر کام کرنے کے لیے نئے راستے کھولتی ہے۔ دیویندر راج انکور کی صدارت میں اجیت رائے، شمبھو گپتا اور دیبھو سنگھ نے موہن راکیش کے افسانوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شمبھو گپت نے کہا کہ ان کے افسانوں میں عام زندگی کی حقیقت موجود ہے۔ اجیت رائے نے اپنے ڈراموں کو آج کے دور میں خواتین مخالف قرار دیا۔

کتھا سندھی کے تحت آج ہندی کے مشہور افسانہ نگار جتیندر بھاٹیہ کی کہانی کا مطالعہ بھی ہوا۔ منعقدہ دیگر پروگراموں میں آزادی کے بعد کے ہندوستانی ادب میں قوم پرستی، ہندوستان کا لوک ادب، ادب اور دیگر فنون لطیفہ کے درمیان مشترک نکات، شمال مشرقی اور مشرقی ہندوستان کے افسانوں اور خدائی کرداروں وغیرہ پر بات چیت کی گئی جبکہ قومی سمینار کے دوسرے دن ہندوستان کے مہاکاوی، مذہبی ادب، قرون وسطیٰ کے بھگتوں کی تحریروں پر بحث ہوئی۔ آج ثقافتی پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، ملنی جوشی نے ہندوستانی گانا بھی پیش کیا۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کثیر تعداد میں موجود تھے۔